از عدالت الاعظمیٰ

سرجو پرساد

بنام

ریاست اتر پردیش

(جے۔ایل۔کپور، ایم۔ہدایت اللہ اور جے۔سی۔شاہ، جسٹسز)

کھانے میں ملاوٹ-نوکر کے ذریعے ملاوٹ شدہ تیل۔نوکر کے ذریعہ فروخت، چاہے وہ ذمہ دار ہو-شق، اگر ضروری ہو تو- دوسرا جرم-سزا، کم از کم مقررہ سے کم جب دی جا سکتی ہے-خوراک میں ملاوٹ کی روک تھام ایکٹ، 1954(37 آف 1954) دفعہ 7، 16۔

اپیل کنندہ ایک T کا ملازم تھا، جو خوردنی تیل فروش تھا۔اس نے ملاوٹ شدہ سرسوں کا تیل فروخت کیا تھا اور اس پر اور T کے خلاف خوراک میں ملاوٹ کی روک تھام ایکٹ 1954 کے دفعہ 16 کے ساتھ پڑھے گئے دفعہ 7 کے تحت ایک جرم کے لیے مقدمہ چلایا گیا تھا۔دونوں مجرم پائے گئے تھے۔T کو 200 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی تھی، لیکن سابقہ سزا کے پیش نظر اپیل کنندہ کو ایک سال کی سخت قید اور 2,000 روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی تھی، جو کم از کم دفعہ 16 (ii) کے ذریعے تجویز کی گئی تھی۔اپیل کنندہ نے استدلال کیا: (i) کہ ایک نوکر جس نے اپنے آجر کی طرف سے کھانا فروخت کیا وہ اس وقت تک ذمہ دار نہیں ہے جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے کھانا ملاوٹ کے علم کے ساتھ ایسا کیا ہے، اور (ii) یہ کہ دوسرے جرم کے لیے مقرر کردہ کم از کم جرمانے کے نفاذ کا جواز پیش کرنے والی خصوصی اور مناسب وجوہات تھیں۔

ایکٹ کا دفعہ 7 ہر کسی کو، خواہ وہ آجر ہو یا نوکر، ملاوٹ شدہ کھانا فروخت نہ کرنے کا حکم دیتا ہے، اور جو کوئی بھی اس شق کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ دیدہ دانستہ کے بغیر دفعہ 16 کے تحت قابل سزا ہے۔

ری: ایس۔موسس، آئی۔ایل۔آر، (1959) مدراس 418، نامنظور۔

مزید کہا کہ یہ حقائق کہ اپیل کنندہ T کا محض ملازم تھا، کہ یہ ظاہر نہیں کیا گیا تھا کہ اس نے اپنے لئے کوئی منافع کمایا تھا، اور T کو صرف 200 روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی تھی، خاص اور مناسب تھے۔ دفعہ 16 (ii) کے ضابطے کے معنی کے اندر وجوہات دفعہ 16 (ii) کے ذریعہ تجویز کردہ کم سے کم جرمانے کے نفاذ کو جواز فراہم کرنے کے لئے۔

فوجداری اپیل کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 147 آف 1959۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے 21 جولائی 1959 کے فوجداری نظر ثانی نمبر 503 آف 1958 میں سیشن جج الہ آباد کے 27 مارچ 1958 کے فیصلے سے پیدا ہونے والے فوجداری اپیل نمبر 74 آف 1957 میں خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

سی۔بی۔اگروالا اور کے۔پی۔گپتا، اپیل کنندہ کیلئے۔

جی۔جی۔ماتھر اور جی۔پی۔لال، مدعا علیہ کیلئے۔

16 دسمبر 1960 کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس شاہ_ اپیل کنندہ، سرجو پرساد کو پی ایم آغا، مجسٹریٹ فسٹ کلاس، الہ آباد نے خوراک میں ملاوٹ کی روک تھام ایکٹ، 1954 (37 آف 1954) کی دفعہ 16 کے ساتھ پڑھے گئے دفعہ 7 کے تحت ایک جرم کا مجرم قرار دیا تھا۔ اس کے بعد اسے ایکٹ کہا جائے گا۔ اور اسی طرح کے جرم کے لیے سابقہ

سزا کے پیش نظر ایک سال کے لیے سخت قید اور 2,000 روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی تھی۔ سزا اور سزا کی توثیق اپیل میں سیشن کورٹ آف الہ آباد اور ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر الہ آباد نے نظر ثانی میں کی تھی۔ اپیل کنندہ نے آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت خصوصی اجازت کے ساتھ اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

اپیل کنندہ ایک ملازم ٹھاکر دین تھا جو C-92، میر گنج، الہ آباد میں خوردنی تیل اور سامان بیچنے والے کے طور پر کاروبار کرتا ہے۔ 22 ستمبر 1956 کو الہ آباد میونسپلٹی کے فوڈ انسپکٹر نے اپیل کنندہ سے سرسوں کے تیل کا ایک نمونہ خریدا جو دکان میں فروخت کے لیے رکھا گیا تھا جس کے تجزیہ پر یہ پایا گیا کہ السی کے تیل میں ملاوٹ ہے، ٹھاکر دین اور اپیل کنندہ کے خلاف عدالت میں مقدمہ چلایا گیا۔ فسٹ کلاس مجسٹریٹ، الہ آباد میں ملاوٹ شدہ کھانا فروخت کرنے پر۔ مجسٹریٹ نے ٹھاکر دین اور اپیل کنندہ کو مجرم قرار دیتے ہوئے ٹھاکر دین کو 200 روپے جرمانہ اور اپیل کنندہ کو ایک سال قید با مشقت اور 2000 روپے جرمانے کی سزا سنائی۔

ایکٹ میں دفعہ 2 (xiii) کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے کھانے کی کسی بھی چیز کی فروخت، چاہے نقد کے طور پر یا کریڈٹ پر یا تبادلے کے ذریعہ اور چاہے تھوک یا خوردہ، انسانی استعمال یا استعمال کے لئے، یا تجزیہ کے لیے، اور اس میں فروخت کا معاہدہ، فروخت کی پیشکش، فروخت کے لیے ظاہر کرنا یا اس طرح کے کسی بھی مضمون کو فروخت کرنے کے لیے قبضے میں رکھنا، اور اس طرح کے کسی بھی مضمون کو فروخت کرنے کی کوشش بھی شامل ہے۔ تعریف میں نہ صرف اصل فروخت بلکہ معاہدہ برائے فروخت، پیشکش برائے فروخت، نمائش برائے فروخت اور یہاں تک کہ فروخت کے لیے اشیاء کا قبضہ اور فروخت کی کوشش بھی شامل ہے۔ اپیل کنندہ اس وقت دکان کا انچارج تھا جب سرسوں کا تیل فوڈ انسپکٹر کو فروخت کیا جاتا تھا۔ سرسوں کا تیل فروخت کے لیے سامنے آیا تھا اور وہ اپیل کنندہ کے قبضے میں تھا اور اس نے اسے بیچ دیا تھا۔ لیکن اپیل کنندہ کے وکیل نے استدلال کیا کہ ایکٹ کے دفعہ 7 کے تحت، اکیلے دکان کے مالک کو ملاوٹ شدہ کھانا فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے، اور دکان میں ملازم جو ملازم آجر کی جانب سے کھانا فروخت کرتا ہے وہ "شخص" نہیں ہے جس کے خلاف ممانعت کام کرتی ہے . وکیل کا کہنا ہے کہ ایک دکان میں ملازم جس کو یہ علم ہو کہ کھانے میں ملاوٹ ہے، وہ اپنے آجر کی مدد اور حوصلہ افزائی کا مجرم ہے، لیکن اس طرح کے علم کے بغیر وہ ایکٹ کی دفعات کی خلاف ورزی پر سزا کا ذمہ دار نہیں ہے۔

ایکٹ کا دفعہ 7 جہاں تک یہ مواد ہے فراہم کرتا ہے:

" کوئی شخص خود یا اس کی طرف سے کسی شخص کی طرف سے............فروخت نہیں کرے گا۔

(i) کوئی ملاوٹ شدہ کھانا؛............''

دفعہ 16(1) کا مادی حصہ فراہم کرتا ہے:

"اگر کوئی شخص،

(a) خواہ اپنی طرف سے یا کسی شخص کی طرف سے اس ایکٹ کی دفعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے............ فروخت کرتا ہے............کھانے کا کوئی سامان

وہ،...... سزا کے قابل ہوگا............''

اپیل کنندہ کے ذریعہ فروخت کیے گئے سرسوں کے تیل میں ملاوٹ کو اس اپیل میں چیلنج نہیں کیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ کی یہ استدعا کہ فوڈ انسپکٹر کو سرسوں کا تیل فروخت کے لیے نہیں تھا ٹرائل مجسٹریٹ نے مسترد کر دیا اور سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ نے اس رائے کی تصدیق کی ہے۔ ایکٹ میں اظہار " شخص" کی تعریف نہیں کی گئی ہے اور جس تناظر میں یہ اظہار ہوتا ہے، اس میں بنیادی طور پر ہر وہ شخص شامل ہوتا ہے جو ملاوٹ شدہ کھانا فروخت کرتا ہے۔ اظہار کے مجموعے سے، " کوئی شخص خود یا اس کی طرف سے کوئی شخص نہیں کرے گا"، اکیلے آجر کی ممانعت نہیں ہے۔ مقنّنہ کی نیت صاف ہے۔ ہر شخص، خواہ وہ آجر ہو یا ایجنٹ، ملاوٹ شدہ اشیائے خوردونوش فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس ممانعت کی خلاف ورزی پر دفعہ 16 کے تحت جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ کسی بھی ملاوٹ شدہ اشیائے خوردونوش کی فروخت سے متعلق کسی جرم کے لیے استغاثہ کے دفعہ 19 کے تحت، یہ محض یہ الزام لگانا کوئی دفاع نہیں ہے کہ دکاندار اس کے ذریعہ فروخت کیے گئے کھانے کی اشیاء کی نوعیت یا معیار سے لاعلم تھا۔ ایسا دفاع صرف اس صورت میں کامیاب ہوسکتا ہے جب ملاوٹ شدہ خوراک بیچنے کا الزام لگانے والے شخص یہ ثابت کرے کہ کھانے کی اشیاء اسی نوعیت، مادہ اور معیار کے مطابق خریدی گئی تھیں جیسا کہ خریدار نے مقررہ فارم میں تحریری ضمانت کے ساتھ مانگی تھی، جو کہ اس کے پاس تھی۔ اس وقت یقین کرنے کی کوئی وجہ نہیں جب اس نے اسے بیچا کہ کھانا اس نوعیت، مادہ اور معیار کا نہیں تھا اور یہ کہ اس نے اسے اسی حالت میں بیچا تھا جس حالت میں اس نے اسے خریدا تھا، اور وہ فوڈ انسپکٹر یا مقامی اتھارٹی کے سامنے پیش کرتا ہے۔ وارنٹی کی کاپی ایک تحریری نوٹس کے ساتھ کہ وہ اس پر بھروسہ کرنے کا ارادہ

رکھتا ہے اور اس شخص کا نام اور پتہ بتاتا ہے جس سے اسے موصول ہوا تھا۔ ملاوٹ شدہ کھانے کی فروخت پر پابندی واضح طور پر صحت عامہ کی دیکھ بھال کے وسیع تر مفاد میں عائد کی گئی ہے۔ اس ممانعت کا اطلاق ان تمام افراد پر ہوتا ہے جو ملاوٹ شدہ کھانا فروخت کرتے ہیں، اور ممانعت کی خلاف ورزی پر ایسے تمام افراد کو سزا دی جاتی ہے۔ چونکہ مقنّنہ نے کسی ایسے شخص کو سزا دینے کی کوشش کی ہے جو اپنے ایجنٹ کے ذریعہ ملاوٹ شدہ کھانا فروخت کرتا ہے، اس لیے یہ فرض نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا مقصد صرف ان لوگوں کو سزا دینا تھا جو اپنے ایجنٹوں کے ذریعے کام کر سکتے ہیں۔ اگر کسی دکان کا مالک جس میں ملاوٹ شدہ اشیائے خورد ونوش فروخت کی جاتی ہیں، بغیر ثبوت کے ملاوٹ شدہ اشیائے خورد ونوش کی فروخت پر سزا کا مستحق ہے، تو ہم اس بات کی تعریف کرنے میں ناکام رہتے ہیں کہ مالک کے کسی ایجنٹ یا نوکر کو قانون کی خلاف ورزی پر سزا کیوں نہیں دی جاتی؟ اسی طرح کی فراہمی جب تک کہ اسے مجرمانہ علم نہیں دکھایا جاتا۔

یہ دلیل کہ مقنّنہ اس حقیقت کے حوالے سے یہ ارادہ نہیں کرسکتی تھی کہ دکانوں کے نوکروں کی ایک بڑی اکثریت ناخواندہ ہے کہ وہ ایسے نوکروں کو سزا دے جو بیچے گئے آرٹیکل کی اصل نوعیت سے واقف نہیں ہیں ہمارے فیصلے میں کوئی طاقت نہیں ہے۔ مقنّنہ کے ارادے کو قانون میں استعمال کیے گئے الفاظ سے جمع کیا جانا چاہیے نہ کہ مجرموں کی صلاحیت کے بارے میں کسی مفروضے سے کہ وہ ان کی طرف سے کیے گئے اعمال کی سنگینی کو سراہیں۔ اس مفروضے کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں کا کاروبار کرنے والی دکانوں میں ملازم عام طور پر ناخواندہ ہوتے ہیں۔

مقنّنہ نے صحت عامہ کے مفاد میں، ایکٹ نافذ کیا ہے اور یہ فراہم کیا ہے کہ تمام افراد کو ملاوٹ شدہ کھانے کی فروخت سے منع کیا گیا ہے۔ سیاق وسباق سے واضح یا ضروری طور پر مضمر کسی بھی فراہمی کی عدم موجودگی میں، عدالتوں کو یہ ٹھہرانے کا جواز نہیں ملے گا کہ ممانعت کا اطلاق صرف دکان کے مالک پر ہوتا ہے نہ کہ ملاوٹ شدہ کھانا فروخت کرنے والے مالک کے ایجنٹ پر۔ مدراس ہائی کورٹ کا ری۔ ایس۔ موسس میں اس کے برعکس نظریہ ہمارے فیصلے میں غلط ہے۔

اس بحث میں کوئی مادہ نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کی سزا خوراک میں ملاوٹ کی روک تھام کے قانون کے تحت اس کے ذریعہ کیے گئے دوسرے جرم کے لیے نہیں تھی۔ پراسیکیوٹر نے عدالت کے سامنے 7 اپریل

1956 کوفوجداری مقدمہ نمبر 208 آف 1956 کے فیصلے کا ایک اقتباس پیش کیا جس میں بتایا گیا تھا کہ ایک "سرجو پرساد" کو پی این جوہری، مجسٹریٹ ایف کلاس، الہ آباد نے سرسوں کی ملاوٹ کے جرم میں سزا سنائی تھی۔تیل اور 80 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی۔مجسٹریٹ کی نظر میں اپیل کنندہ سے متعلقہ عرق۔سزا یافتہ شخص کا نام اوراس کے والد کا نام اور رہائش اپیل کنندہ کے نام، اس کے والد کے نام اور اس کی رہائش گاہ سے یکساں تھی۔اقتباس میں دی گئی تمام تفصیلات اپیل کنندہ کی تفصیل کے ساتھ ملتی ہیں۔مجسٹریٹ کی طرف سے ریکارڈ کی گئی سزا کو چیلنج کرتے ہوئے سیشن کورٹ میں دائر اپیل کی یادداشت میں۔فسٹ کلاس، یہ دعویٰ نہیں کیا گیا کہ پہلے کیس میں سزا یافتہ شخص اپیل کنندہ کے علاوہ کوئی اور شخص تھا۔

لیکن اپیل کنندہ محض ٹھاکر دین کا ملازم تھا۔یہ نہیں دکھایا گیا ہے کہ اس نے خود کو لین دین سے کوئی منافع کمایا۔ٹھاکر دین کو صرف 200 روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔اپیل کنندہ کا جرم اسی طرح کے جرم کا اعادہ ہے جس کا ارتکاب اس سے چند ماہ قبل کیا گیا تھا، لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں خاص اور مناسب وجوہات ہیں جو کہ ایک جرم عائد کرنے کا جواز فراہم کرتی ہیں۔ایکٹ کے دفعہ 16(ii) کے ذریعہ مقرر کردہ کم سے کم جرمانہ۔ہم قید کی سزا کو کم کرکے تین ماہ کر دیتے ہیں اور جرمانہ معاف کر دیتے ہیں۔اس ترمیم کے تحت، اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.04.02 12:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document